صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 15 اکتوبر 2018ء بمطابق 05 صفر المظفر 1440ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ وَقَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ○ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ○ وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ ۚ وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ۔

(ترجمہ): میں کچھ اپنے نفس کی براءَت نہیں کر رہا ہوں، نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے الا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو، بے شک میرا رب بڑا غفور ورحیم ہے۔ بادشاہ نے کہا "اُنہیں میرے پاس لاؤ تاکہ میں ان کو اپنے لئے مخصوص کرلوں" جب یوسفؑ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا "اب آپ ہمارے ہاں قدر و منزلت رکھتے ہیں اور آپ کی امانت پر پورا بھروسا ہے"۔ یوسفؑ نے کہا، "ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں"۔ اِس طرح ہم نے اُس سرزمین میں یوسفؑ کے لئے اقتدار کی راہ ہموار کی وہ مختار تھا کہ اس میں جہاں چاہے اپنی جگہ بنائے ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں، نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں مارا نہیں جاتا۔ اور آخرت کا اجر اُن لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور خدا ترسی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، مجھے دو تین چیزیں کرنے دیں، او تھ ہے اور اس کے بعد دو تین چیزیں ہیں، پھر دیکھتے ہیں۔

حلف وفاداری رکنیت

Mr. Speaker: Oath of the Members elect, I request to Mr. Shaukat Ali, Miss Sumaia Bibi, Miss Madiha Nisar, Members elect to stand in front of their seats to take oath.

(Applause)

Mr. Speaker: All the three are present?

(Interruption)

جناب سپیکر: آپ نے Blank space پہ اپنے نام لے لینے ہیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

Mr. Speaker: Now I call upon the Members elect to sign in the role of Members, placed on the table of the Secretary, Provincial Assembly. All of you three please come one by one. Shaukat Ali first.

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔

Mr. Speaker: First we finish two three items before then you see, what can we do?

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Nomination of the ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a ‘Panel of Chairmen’: for the current session:

1. Mr. Khaleeq-ur-Rehman;
2. Mr. Hidayat-ur-Rehman;
3. Mr. Sahibzada Sanaullah; and
4. Miss Shagufta Malik.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Constitution of the 'Committee on Petitions': In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtukhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan Khan, honourable Deputy Speaker:

1. Maulana Lutf-ur-Rehman;
2. Mr. Babar Saleem Swati;
3. Mr. Khaleeq-ur-Rehman;
4. Mr. Taj Muhammad;
5. Mufti Ubaid-ur-Rehman; and
6. Miss: Nighat Yasmin Orakzai.

This is the 'Committee on Petitions', so I will request for one thing کہ اس کمیٹی کا ہم نے کبھی کوئی فعال فنکشن نہیں دیکھا آج تک تو میں سیکرٹری صاحب کو ہدایت کرتا ہوں کہ اس کمیٹی کو فعال بنائیں اور اس کے ToRs بنائیں تاکہ یہ کمیٹی کام کیا کرے۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: Next, this item is announcement from the Chair, so میری دو تین اناؤنسمنٹس ہیں، ایک تو یہ ہے کہ میں تمام معزز ممبران کو مطلع کرتا ہوں کہ روزانہ اجلاس سے آدھا گھنٹہ پہلے تشریف لایا کریں تاکہ صوبائی اسمبلی کا آئی ٹی سٹاف آپ کو آپ کے سامنے لگے ہوئے سکرین پر اسمبلی کی کارروائی سے متعلق ٹریننگ دے دیں، نیز میں نے سیکرٹری صوبائی اسمبلی کو ہدایت دے دی ہے کہ آئندہ سے ایجنڈے کی کاپیاں فراہم کرنا بند کر دیں اور اگر معزز ممبران کو کوئی بھی مسئلہ ہو تو آئی ٹی سٹاف آپ کی بھر وقت مدد کے لئے یہاں پہ موجود ہے تو آدھا گھنٹہ اگر پہلے آپ آ جائیں تاکہ اس کے بارے میں تھوڑا سا سمجھ آ جائے، بڑا مختصر سا ہے یہ کام، تاکہ آپ اپنے لیپ ٹاپ پہ یہ کر سکیں، ایک اور میری طرف سے اناؤنسمنٹ ہے جسے میں نے سب سے ڈسکس بھی کیا، آپ تمام معزز ممبران سے استدعا کی جاتی ہے کہ آپ کے ساتھ آنے والے مہمانان گرامی کو مہمانوں کی گیلری تک محدود رکھیں اور سپیکر، ڈپٹی سپیکر چیمبر یا سی ایم چیمبر میں جانے سے منع کیا جائے تاکہ موجودہ بجٹ اجلاس خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل کو پہنچایا جا سکے اور ان چیمبرز میں بھیڑ اور مجمعے سے احتراز کیا جائے، یہ اس لئے ہم نے کیا ہے کہ ایک تو ان شاء اللہ آج تو پہلا دن ہے آگے چیف منسٹر صاحب اپنے چیمبر میں بیٹھا کریں گے اور یہاں پہ ان کے ڈسک پہ میں کسی

کو Allow نہیں کرونگا، وہ ان کے چیمبر میں جا کے اپنی اگر جو بھی بات ہے وہ اس سے کر سکیں گے لیکن اس میں یہ رش اگر ہوئی جیسے پہلے ان Doors سے لوگ اندر چلے جاتے تھے تو پھر ممکن نہیں ہو گا تو صرف MPAs can go inside یا فرنٹ سے آئیں یا ادھر جدھر سے مرضی ہے ایم پی ایز کے لئے کوئی پابندی نہیں لیکن باقی During the session کوئی Guest جو ہے ان دو دروازوں کو کراس نہیں کرے گا، نہ Back سے اس ایریا میں During the session کوئی آ سکے گا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ یہاں پہ مذہبی لوگوں کو پولیس نے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، میں آج آپ کو مائیک نہیں دے سکتا۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> کیونکہ آج بجٹ ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> پتہ ہے کہ آج بجٹ ہے جناب سپیکر، لوگوں کے۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> 130 مجھے Allow نہیں کر رہا۔

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب اور یہ تمام لوگ۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ تشریف رکھیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اس پہ میں ضرور بات کروں گی۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ جمعرات کو جب بجٹ ڈسکشن ہو گی۔۔۔۔

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سب نے سن لی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مسئلہ قانون۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: آپ Thursday کو بحث کے دوران یہ چیز لے آئیں، نگہت بی بی آپ تشریف رکھیں، جمعرات کو میں آپ کو ٹائم دے دوں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اتنے اہم مسئلے پر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: Thursday کو، میں آپ کو ٹائم دوں گا اس پہ۔ I will give you time on Thursday, please be seated.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سردار صاحب! آج آپ کو پتہ ہے کہ بجٹ سیشن ہے اور۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

سردار محمد یوسف زمان: سپیکر صاحب ایک اہم مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں میں فلور آج نہیں دے سکتا۔

سردار محمد یوسف زمان: میں مختصر بات۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میری درخواست ہے آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد یوسف زمان: مائیک آن کریں ضروری بات ہے سپیکر صاحب، سپیکر صاحب!

(شور)

جناب سپیکر: لیکن 130 آرٹیکل مجھے آج اجازت نہیں دے رہا۔

سردار محمد یوسف زمان: میں مختصر بات۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، دیکھیں ماحول کو میں بہتر رکھنا چاہتا ہوں، آج ہماری اسمبلی کا پہلا دن ہے اور آج بجٹ سیشن ہے، میری خواہش ہے کہ آپ سارے Elected نمائندے

ہیں، معزز اراکین ہیں، آپ کو جمعرات کو ہم سن لیں گے، Thursday کو ہم سن لیں گے آپ کو، جمعرات کو سن لیں گے، برائے مہربانی آپ تشریف رکھیں، سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میری درخواست ہے سردار صاحب! آپ کی بات میڈیا نے سن لی ہے، آپ کی بات میڈیا نے سن لی ہے، آپ مہربانی کریں، تشریف رکھیں سیٹوں پر، دیکھیں! میں اب فنانس منسٹر کو فلور دینے لگا ہوں، میں فنانس منسٹر کو فلور دینے لگا ہوں اور صوبے کے لوگ کیا تاثر لیں گے؟ ہماری عوام، آپ عوامی نمائندے ہیں، بجٹ کا دن ہے، یہ بڑا Bad impression پڑ رہا ہے، میڈیا آپ کو دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کی جانب سے نعرہ بازی کی جارہی ہے)

جناب سپیکر: دیکھیں 138 آرٹیکل کو میں ریفر کرتا ہوں پلیز، Take your seats please. دیکھیں سردار صاحب! بات ہو گئی ہے نا، آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، دیکھیں آپ تشریف رکھیں، ماحول کو خراب نہ کریں، صوبے کا بجٹ پیش ہو رہا ہے، صوبے کا بجٹ پیش ہو رہا ہے اس لئے آپ مہربانی کرکے سردار صاحب! آپ Seasoned politician ہیں، آپ Seasoned politician ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ بجٹ والے دن کوئی بزنس نہیں ہوتا اور۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں کسی کو اور اجازت نہیں دوں گا، آج بولنے کی اجازت نہیں، منگل کو بے شک بولیں، آپ تشریف رکھیں نگہت بی بی، نگہت بی بی! آپ پلیز تشریف رکھیں، آپ کا بہت شکریہ سردار صاحب! تشریف رکھیں، بہت شکریہ تشریف رکھیں، دیکھیں میں آج یہ Precedent نہیں بنا سکتا، آرٹیکل 130 مجھے Allow نہیں کرتا، حاجی فضل الٰہی صاحب آج یہاں بات کرنا چاہتے تھے لیکن مجھے آرٹیکل 130 Allow نہیں کرتا، وہ فاتحہ کروانا چاہتے ہیں، محمد اسماعیل درویش پی کے 78 کے، سابق الیکشن انہوں نے لڑا اور ایک پولیس کانسٹیبل ہے محمد ایوب خان، یہ ٹارگٹ کلنگ میں شہید ہو گئے دونوں، میری درخواست ہے، حاجی فضل الٰہی صاحب کا مائیک کھول دیں، دعا کرائیں جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: بہت شکریہ، عاطف خان! آپ اور لاء منسٹر صاحب جا کر ان سے بات کر کے، مہربانی کر کے چلے جائیں اور ان کو لے آئیں، خیر ہے آپ حکومت میں ہیں، آپ کا دل بڑا ہونا چاہیئے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2018-19 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to present before the august House, the annual Budget for Financial Year 2018-19.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

جناب سپیکر!

1۔ ملک کی اقتصادی اور معاشی صورتحال بھی غیر معمولی ہے اور یہ بجٹ بھی اکتوبر میں پیش کیا جا رہا ہے جو کہ 'نارمل' نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر!

- پچھلے پانچ سال وہ سال ہونے تھے جس میں ملکی معیشت بہتر ہو، کاش آج ہماری وفاقی حکومت کو بیل آؤٹ پیکج لینے کے لئے آئی ایم ایف کے پاس نہ جانا پڑتا، اگر گزشتہ پانچ سال میں وفاقی حکومت نے بہتر فیصلے کئے ہوتے تو آج شاید حالات مختلف ہوتے، اگر گزشتہ قیادت نے ٹیکس نیٹ بڑھایا ہوتا، اگر غلط غیر ترقیاتی اخراجات نہ ہوتے، مناسب ترقیاتی کاموں میں پیسہ لگایا جاتا اور اہم شعبوں اور اداروں کے خسارے کو کم کیا جاتا، گورننس میں ریفارمز کی جاتیں تو شاید حالات بہتر ہوتے، انڈسٹری پھل پھول رہی ہوتی، برآمدات بڑھ چکی ہوتیں، سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا، فارن ایکسچینج Reserve میں کمی نہ ہوتی اور ڈالر آج 135 روپے نہ ہوتا، آج ہمیں اس اکنامک چیلنج کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جو آج کرنا پڑ رہا ہے؛
- لیکن گزشتہ حکومت میں یہ مشکل فیصلے کرنے کی یہ ہمت ہی نہیں تھی، لہذا پی ٹی آئی کو ایک ایسی وفاقی حکومت ملی ہے جو کہ دیوالیہ ہونے کے قریب ہے۔
- آپ شاید پوچھ رہے ہوں گے کہ اس کے صوبے کے بجٹ سے کیا تعلق ہے؟ بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ تمام صوبوں کی طرح ہماری بھی آمدنی وفاق کی آمدنی سے جڑی ہوئی ہے، لہذا وفاقی حکومت کی پالیسیز، ان کا ہماری منصوبہ بندی پر بہت گہرا اثر ہے۔

- یہ بجٹ اس صوبے کے لئے بھی منفرد ہے۔ یہ بجٹ مالی سال کے درمیان میں پیش کیا جارہا ہے، الیکشن قریب ہونے کی وجہ سے ہماری پچھلی صوبائی حکومت نے بہترین جمہوری روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے بجٹ پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ آنے والی حکومت اپنی ترجیحات کے مطابق بجٹ بنا سکے۔
- تاہم اللہ کی مہربانی ہے پاکستان تحریک انصاف کو دوبارہ موقع ملا کہ ہم اپنے ریفارمز ایجنڈا کو عملی جامہ پہنا سکیں، یہ وسط مدتی بجٹ چار عوامل پر مشتمل ہے نمبر ایک، پچھلی حکومت کی پالیسی کا تسلسل، نمبر دو، ایک نیا اور مزید بہتر ریفارمز ایجنڈا، نمبر تین ایک حقیقت پسندانہ اپروچ اور نمبر چار، ملک کے مشکل حالات کا احساس، جن سے اس وقت ملک گزر رہا ہے۔
- لہذا ایک ایسا بجٹ ہے جو وقت اور حالات کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ ایسے حالات میں اگر ہم کسی چیز کا بھی سہارا لے سکتے ہیں تو وہ خیبر پختونخوا کے عوام کی سمجھ اور شعور ہے، ہم اس پر بھروسہ کر سکتے ہیں، اس لئے ہم پورے اعتماد کے ساتھ مشکل فیصلے بھی لے سکتے ہیں کیونکہ ہمیشہ، ہمیں پتہ ہے کہ اس صوبے کے عوام نے صحیح اور غلط میں فرق کیا ہے۔

- خیبر پختونخوا کے عوام نے اپنی حکومتوں کا اور ان کی کارکردگی کا ہمیشہ زیادہ بہتر انداز سے فیصلہ بھی کیا اور احتساب بھی کیا، ہماری عوام ہمیشہ کارکردگی کی بنیاد پر ہمیں یعنی اپنے نمائندوں کو منتخب کرتی ہے، انہوں نے ہمیشہ ہمارا کڑا احتساب کیا ہے اور
- جناب سپیکر! کیا احتساب، 90 کی دہائی میں اقتدار پیپلز پارٹی، اے این پی اور مسلم لیگ میں گھومتا رہا، 2002 میں روایتی سیاست سے مایوس ہو کر، پختونخوا کی عوام نے ایم ایم اے کو ایک بھاری مینڈیٹ دیا، 2008 میں انہوں نے پھر اے این پی کو اور پیپلز پارٹی کو وہ مینڈیٹ دیا اور 2013 میں پھر انہوں نے نئے پاکستان کو ووٹ دیا۔۔۔۔

(تالیاں)

- عمران خان اور پی ٹی آئی کا، نہ صرف ان کی سوچ مختلف تھی بلکہ ان کی ہمت بھی جس کی وجہ سے وہ وہ کام کر سکے جو پہلے نہیں ہوئے، اس لئے 2018 میں وہ صوبہ جس نے کبھی کسی حکومت کو دوبار منتخب نہیں کیا اس نے (نعرے اور تالیاں) نہ صرف پاکستان تحریک انصاف کو دوبارہ سے Elect کیا بلکہ ستر سال میں پہلی مرتبہ یہاں پر ایک سنگل پارٹی گورنمنٹ بھی لائے، (تالیاں) یہ سب

کہنے کا مقصد اپوزیشن کو برا بھلا کہنا نہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں بھی، یہاں پر اس صوبے میں حکومتی نمائندوں نے مختلف سوچ دکھائی تو عوام نے ساتھ دیا اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس وقت بھی ہمیں اس پورے ملک کو، عوام کو ساتھ دینے کی ضرورت ہے، توان مشکل حالات سے گزرتے ہوئے ہم نے گھبرانا نہیں، نہ صوبے کے طور پر نہ ملک کے طور پر کیونکہ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ ہم صحیح سمت جائیں گے تو پختونخوا کی عوام ہمارا ساتھ دے گی، ہمیں مضبوط بنائی گی ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر!

اگر ہم دو منٹ صرف پچھلے پانچ سال کی کارکردگی کا جائزہ لیں کیونکہ یہ اس بجٹ کی روح کو سمجھنے کے لئے انتہائی ضروری ہے، کیا پی ٹی آئی کے ایم پی ایز کو روایتی سیاست کرنے کا ووٹ ملا، کیا اس وجہ سے ہم واپس آئے، کیا ان کو ووٹ ملا نوکریاں دینے کا، ٹرانسفر اور پوسٹنگز کا، ٹرانسفار مرز کی سیاست کا، اگر ایسا ہوتا تو پھر تو ہر کوئی حکومت جو پہلے آتی کبھی اقتدار سے باہر نہ جاتی، تو ایسا تو ہو نہیں سکتا۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! آپ تشریف رکھیں پلیز۔

<u>وزیر خزانہ</u>: کیا پی ٹی آئی کو یہ بھاری مینڈیٹ ملا کیونکہ ہم نے اپنا ہر ایک وعدہ پورا کیا، جیسا کہ ہمیں اپوزیشن اور میڈیا ہر روز یاد دلاتی ہے، بالکل نہیں، ہم نے کوشش کی، ہم نے سیکھا، ہم نے بہت سے اچھے کام بھی کئے اور شاید کچھ کچھ غلطیاں بھی کیں؛

- لیکن ایک بات میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پی ٹی آئی کی کارکردگی میں کچھ چیزیں ایسی تھیں جو روایت سے ہٹ کر تھیں جو پہلے کبھی نہیں ہوئیں؛
- روایتی سیاست اپنے منظور نظر افراد کو نوکریاں دینے کا نام ہے، بڑی تعداد میں بھرتی ہونے کی وجہ سے ایک آسان کام، ایک استاد کو بھرتی کرنا ہے، پی ٹی آئی نے اپنی قیادت سے استادوں کو بھرتی کرنے کا اختیار لے لیا اور میرٹ پر مبنی ٹیسٹ کا نظام لایا۔۔۔۔

(تالیاں)

- روایتی سیاست، مقامی پولیس کے ذریعے اپنے حلقے کو کنٹرول میں رکھنے کا نام ہے، پی ٹی آئی نے پولیس کو سیاسی مداخلت سے پاک کیا۔
- روایتی سیاست میں حلقے کی ترقیاتی فنڈز صرف ایم پی اے کے اختیار میں ہوتے ہیں جبکہ پی ٹی آئی

نے نہ صرف تیس فیصد ترقیاتی بجٹ مقامی حکومتوں کو دیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو آپ کی بجٹ سپیچ سب کے پاس ہے، وہی چیزیں پڑھیں، آپ کچھ آگے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔

وزیر خزانہ: سر! وہی ہے۔

جناب سپیکر: ذرا کوشش کریں۔

وزیر خزانہ: بلکہ ان فنڈز کی یونین کونسل سے بھی نیچے تین ہزار سے زائد ویلج کونسلز کی سطح تک رسائی یقینی بنائی جس کے تحت ہر ویلج کونسل۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں پلیز! آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ: جس کے تحت ہر ویلج کونسل کو کم از کم بیس لاکھ روپے ملے، اگر روایتی سیاست چلتی تو اس وقت پی ٹی آئی کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں پلیز۔

جناب سردار حسین: جناب منسٹر صاحب لکھی ہوئی تقریر کے علاوہ بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں وہی ہو گا، بابک صاحب تشریف رکھیں، میں کرتا ہوں، اسی کے مطابق ہو گا، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ: ان کے برعکس یہ پارٹی زیادہ طاقت کے ساتھ واپس آئی اور ان شاء اللہ اب نئی تاریخ رقم کرنے جا رہی ہے، پی ٹی آئی نے صوبے میں اقتدار اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں پلیز۔

وزیر خزانہ: ترقی کی روایت تبدیل کی اس نے انفرادیت کی بجائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں نا۔

وزیر خزانہ: اجتماعیت کو فروغ دیا اور اختیارات کو اس لیول تک منتقل کیا جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، (تالیاں) اور شاید اسی لئے عوام نے دوبارہ منتخب کیا۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: تو اس لئے جب ان پانچ سال میں ہم مشکل فیصلے لیں، ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عوام ہمارے ساتھ ہو گی۔

(شور)

جناب سپیکر: نگہت بی بی اس پہ، نگہت بی بی! اس پہ اللہ کا نام لکھا ہوا ہے اس سے ڈریں، نہ پھینکیں، اللہ کا نام لکھا ہوا ہے، بسم اللہ لکھا ہوا ہے، نہ کریں ایسے۔

(شور)

جناب سپیکر: اس پہ اللہ کا نام لکھا ہوا ہے-----

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی فنانس منسٹر۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! اس Approach کی کئی مثالیں ہیں۔

- حکومت نے اپنے پانچ سالہ دور حکومت میں ریکارڈ قانون سازی کی اور ایک سو بیاسی قوانین کا اجراء کیا جن میں Right to Information, Right to Services, Conflict of Interest, Whistle Blower Act، یہ سب وہ قوانین تھے جنہوں نے عوام کو بااختیار کیا۔
- تاریخ میں پہلی بار عام آدمی نے تعلیمی نظام میں بہتری محسوس کی-----

(شور)

- صحت کا بجٹ پانچ سالوں میں دگنا ہوا، آبادی کے ستر فیصد لوگوں کو صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا گیا جس سے دو کروڑ لوگ مستفید ہوئے۔ MTI Act کے اجراء سے ہسپتالوں کو بااختیار بنایا گیا، تمام چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں کافی حد تک بہتری لائی گئی۔
- امن وامان اور انصاف کی فراہمی میں بھی بہتری آئی۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز ہاؤس 'ان آرڈر' کریں۔

وزیر خزانہ: پولیس کو سیاسی مداخلت سے پاک کرنے کا اعزاز بھی تحریک انصاف کی حکومت کو حاصل ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس 'ان آرڈر' کریں، پلیز۔

وزیر خزانہ: کم وسائل کے باوجود پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنایا گیا، ہمارے صوبے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں پوری قوم دیکھ رہی ہے، پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ: کہ یہاں سب سے پہلے سول لاء ایکٹ کا نفاذ کیا گیا، جیسے تمام سول کیسز ایک سال۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں! اصولاً بجٹ ٹیبل ہو چکا ہے اگر ایک دو لفظ ادھر ادھر سے پڑھتے ہیں تو کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے، آپ کے پاس موجود ہے۔

وزیر خزانہ: جیسے تمام سول کیسز ایک سال میں نمٹانے کا وعدہ کیا گیا ہے، مصالحاتی کمیٹیز کے ذریعے سترہ ہزار سے زائد کیسز نمٹائے گئے ہیں، صوبے میں دہشتگردی کے واقعات میں پچاسی فیصد کمی، جبکہ پانچ سالوں میں اغواء برائے تاوان کے کیسز میں نوے فیصد کمی آئی ہے۔

- پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار لوکل گورنمنٹ سسٹم کو یونین کونسل سے بھی نیچے گاؤں کی سطح تک منتقل کیا گیا۔ اس معزز ایوان میں موجود بیس سے زائد اراکین اسی لوکل گورنمنٹ سسٹم کی پراڈکٹ ہیں۔ تین سالوں میں تقریباً پچاس ارب سے زائد رقم ترقیاتی کاموں کے لئے منتقل ہوئی لوکل گورنمنٹس میں اور اگر اس کا موازنہ پنجاب سے کیا جائے تو وہاں تین ہزار دیہی یونین کونسلز میں ہر سال صرف تیرہ ارب روپے دیئے گئے جس میں گیارہ ارب روپے تنخواہوں کے لئے دیئے گئے تھے۔
- بلین ٹری سونامی پروگرام کی کامیاب تکمیل بھی ہماری حکومت کا ایک اور کارنامہ ہے جو کہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی سراہا گیا، اس پروگرام نے نہ صرف روزگار فراہم کیا بلکہ ماحولیات میں بھی بہتری آئی اور جناب سپیکر، یہ اس بات۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نگہت بی بی! پلیز۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! یہ اس بات کا ثبوت فراہم کرتی ہے کہ پاکستان میں اس قسم کے اقدامات بھی ہو سکتے ہیں۔

- ہم نے جو کچھ بھی کیا ذمہ داری سے کیا، باوجود اس کے کہ گزشتہ سال الیکشن کا سال تھا، خیبر پختونخوا وہ صوبہ تھا جس کے پاس سال کے آخر میں سرپلس تھا کوئی اور صوبہ نہیں تھا، سیاست میں زندگی

کے دوسرے پہلوؤں کی طرح ہم پر ہمیشہ عوام کا یہ دباؤ رہتا ہے کہ ان کے ضروری مسائل جلد حل ہوں، کسی بھی طریقے سے ہر حالت میں حل ہوں لیکن پچھلے پانچ سال کی کارکردگی سے عیاں ہے کہ اگر ایک غیر فعال سسٹم میں بھی آپ سسٹم کو مضبوط کریں گے، اجتماعی فیصلے کریں گے تو عوام عزت بھی کرے گی اور ووٹ بھی دے گی، ہم نے اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ پانچ سال کے سفر کا آغاز کرنا ہے، ان شاء اللہ کیونکہ اس ملک اور اس صوبے کا شاید ہی پھر سے ایسا چانس ہو، تو ہم ان شاء اللہ اور بھی ہمت دکھائیں گے کیونکہ ہم نے پختونخوا اور پاکستان کے مستقبل کو مضبوط کرنا ہے۔

جناب سپیکر!

اب ہم بجٹ 19-2018 کے اعداد شمار پر ایک نظر ڈالتے ہیں، بشمول وہ چار ماہ جو کہ پہلے ہی منظور ہو چکا ہے۔

- ملک کی موجودہ معاشی صورتحال آئی ایم ایف کے ساتھ جاری مذاکرات اور وزیر اعظم اور وفاقی وزیر خزانہ کی درخواست کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس سال تیس ارب کا اضافی یا سرپلس بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ ہماری کل متوقع آمدن چھ سو اڑتالیس ارب روپے جبکہ اخراجات کا تخمینہ چھ سو اٹھارہ ارب روپے ہے، اس طرح سرپلس تیس ارب روپے ہوئے۔
- گزشتہ سال کا بجٹ چھ سو تین ارب کا تھا اور Actual وصولی اور خرچہ چار سو اٹھانوے ارب روپے، اس طرح اس سال کا چھ سو اڑتالیس ارب روپے پچھلے سال کے بجٹ سے سات اعشاریہ پانچ فیصد اور اصل محصولات سے تیس فیصد زائد ہے۔
- چھ سو اٹھارہ ارب روپے کے اخراجات کو جاری اخراجات اور سالانہ ترقیاتی بجٹ یعنی اے ڈی پی میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- جاری اخراجات کی مد میں چار سو اڑتیس ارب روپے اور ترقیاتی بجٹ یا اے ڈی پی کے لئے ایک سو اسی ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

اس سے پہلے کہ میں ان اعداد شمار کو مزید تفصیل سے بیان کروں، میں اس معزز ایوان کو ان ترجیحات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو ہم آئندہ چند ماہ کے لئے تجویز کر رہے ہیں۔

▪ ہماری پہلی ترجیح ان مشکل حالات میں بھی صوبے کے غریب عوام ہیں اور ہوں گے، اس لئے اس بجٹ میں کسی صوبائی ٹیکس میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے، (تالیاں) یقیناً ہم ٹیکس وصولی میں اضافے کے لئے بھرپور کوششیں کرتے رہیں گے لیکن ہم خیبر پختونخوا کے عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگا رہے۔

(تالیاں)

▪ غریب عوام کے لئے ہم صحت انصاف کارڈ کا دائرہ کار وسیع کر رہے ہیں، وفاقی حکومت پہلے ہی اس پروگرام کی قبائلی اضلاع میں توسیع کے لئے فنڈز کا اعلان کر چکی ہے، اس سال ہم پختونخوا میں ان شاء اللہ اس کے علاوہ آٹھ لاکھ مزید خاندانوں کو صحت انصاف کارڈ فراہم کریں گے، (تالیاں) ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ معذور۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! ہر بات میں نہ بولیں ناپلیز۔

<u>وزیر خزانہ</u>: بیواؤں اور بزرگوں کو صحت انصاف کارڈ کی رسائی حاصل ہو، ہم ایک ایسا نظام بھی وضع کریں گے کہ جس کے تحت اگر کوئی خاندان سروے میں شامل ہونے سے رہ گیا ہو وہ بھی درخواست کر سکے اور صحت انصاف کارڈ حاصل کر سکے۔

جناب سپیکر!

▪ ہمارا خیبر پختونخوا کے نوجوانوں پر خاص فوکس رہے گا، صوبے کے نوجوانوں میں کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے بلاسود قرضوں کی فراہمی اور تربیت کے لئے پانچ ارب روپے رکھے گئے ہیں، (تالیاں) اس کے تحت نہ صرف KP Impact Challenge Program کو Extend کیا جائے گا بلکہ غریب نوجوانوں، خواتین اور لڑکیوں اور معذوروں کے لئے نئے پروگرام بھی لائے جائیں گے۔

▪ ہم تعلیم، صحت، امن و امان، تعمیرات، پانی اور لوکل گورنمنٹ سمیت ان تمام شعبوں میں مشکل حالات کے باوجود ریکارڈ فنڈز مختص کر رہے ہیں جو کہ پی ٹی آئی کے منشور کا حصہ ہیں، مثال کے طور پر ہم سکولوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے نو ارب ساٹھ کروڑ روپے مختص کر رہے ہیں۔

- ہم اس سال خصوصی طور پر اپنے سو دن کے ایجنڈا کے تحت کئے جانے والے اقدامات کے لئے بھی دو ارب روپے مختص کر رہے ہیں جو کہ ایک مخصوص طریقہ کار سے خرچ کئے جائیں گے، ان شاء اللہ جب وہ پروگرامز کمپلیٹ ہوں، حقیقت پسندی اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہم نے 87 فیصد ترقیاتی بجٹ جاری منصوبوں کو دیا ہے، یہ صرف شروعات ہیں، یہ صرف شروعات ہیں ہم پچھلے پانچ سال میں بہت کچھ کر بھی چکے ہیں اور ان شاء اللہ بہت کچھ کر کے بھی رہیں گے لیکن ہمارے غریب عوام کی ضرورت ایسی ہے کہ جتنا بھی ہم کریں شاید کافی نہ ہوگا، زیادہ کرنا ہے لیکن زیادہ صرف تب ہی ہو سکتا ہے جب ہم اپنی اکنامک اور فنانشل مینجمنٹ ماڈل کو بہتر کریں تاکہ زیادہ ریوینو آئے اور زیادہ Efficiently لگ سکے تو اگر ہم اس پانچ سال میں مشکل فیصلے لیں اور سسٹم کو مضبوط کریں، وہ اسی لئے کہ ہم اس صوبے کے عوام کی توقعات پر پورا اتر سکیں اور ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

جناب سپیکر!

اب ہم صوبے کو دستیاب وسائل سے شروع کرتے ہوئے بجٹ کی تفصیلات میں تھوڑا سا جاتے ہیں۔

- سال 2018-19 کے لئے ہمارے بجٹ کے محصولات کا تخمینہ 648 ارب روپے ہے، یہ رقم پچھلے سال کے تخمینے 603 ارب روپے سے سات اعشاریہ پانچ فیصد زیادہ ہے۔
- اس رقم کی تفصیل کچھ یوں ہے:

✓ 426 ارب یعنی چھیاسٹھ فیصد مرکزی حکومت سے موصول ہونے ہیں جس میں 360 ارب وفاقی ٹیکسز کی مد میں اور 23 ارب روپے تیل اور گیس کی رائلٹی کی مد میں ملنے ہیں۔

✓ 65 ارب یعنی دس فیصد بجلی کے خالص منافع کی صورت میں ملنے ہے جس میں 36 ارب کے بقایاجات بھی شامل ہے۔

✓ 41 ارب روپے یعنی چھ فیصد صوبائی ٹیکسز اور نان ٹیکسز ریونیو میں ملنے ہیں اور

✓ 71 ارب روپے یعنی گیارہ فیصد بیرونی امداد جس کو فارن پراجیکٹ کا سسٹم کہتے ہیں کی صورت میں ملنے ہیں جبکہ بقایا

✓ 45 ارب روپے کی دیگر محصولات ہیں۔

- تاہم ان رقوم کا ملنا چند عوامل پر منحصر ہے، یاد رہے کہ پچھلے مالی سال میں بھی اصل وصول شدہ رقم 493ارب روپے تھی اور خرچہ 498ارب روپے تھا۔

پہلی اہم بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت کو ان رقوم کی بروقت ادائیگی یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اپنی ٹیکس کی وصولی بھی بہتر بنانا ہو گی کیونکہ اس سے ہمیں بھی فائدہ پہنچتا ہے، گزشتہ برس صوبے کو 326 ارب روپے کے مقابلے میں صرف 303 ارب روپے دیئے گئے، یہ 23 ارب روپے ہمارے جیسے چھوٹے صوبے کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

دوسری اہم بات یہی ہے کہ مرکزی حکومت کو بجلی کے خالص منافع میں ہمیں ہمارا جائز حصہ دینا ہو گا، پی ٹی آئی کی گزشتہ حکومت اور خصوصاً سابق وزیر اعلیٰ کی انتھک کوششوں سے بجلی کا خالص منافع جو کہ 92-1991 سے چھ ارب روپے کی سطح پر برقرار تھا اس کو بڑھا دیا گیا، اسی سال اسی مد میں ہمیں تقریباً 29ارب روپے ملیں گے لیکن ہمیں 36ارب روپے کی بقایاجات کا ملنا بھی اتنا ہی ضروری ہے کیونکہ ہمارے لئے اپنے غریب عوام کی قسمت بدلنے کے لئے ایک ایک روپیہ اہم ہے، مزید یہ کہ ہمیں امید ہے کہ اسی سال ان شاء اللہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے مسئلے کو اے جی این قاضی فارمولہ کے تحت حل کرانے میں کامیابی ہو گی جس سے ہمارے بجلی کا سالانہ منافع تقریباً 100ارب روپے ہو جائے گا۔

(تالیاں)

تیسری اہم بات جس پر صوبے کو کام کرنے کی ضرورت ہے وہ اپنی آمدن میں اضافہ ہے۔ جناب سپیکر! ہماری صوبائی آمدن بجٹ کا صرف چھ فیصد ہے جبکہ پنجاب اور سندھ میں یہ تقریباً بیس فیصد ہے، ترقی کی رفتار بڑھانے کے لئے ہمیں ہر سال زیادہ رقم چاہیئے ہو گی اور زیادہ رقم کا بندوبست کرنے کا سب سے بہترین طریقہ اپنی آمدن میں اضافہ کرنا ہے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے، اس بجٹ میں ہم کسی ایک ٹیکس میں بھی اضافہ نہیں کر رہے لیکن ہم اپنے شہریوں اور صوبے کے کاروباری طبقے سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے ٹیکسز اور دیگر واجبات ادا کریں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آمدن میں اضافہ ہماری حکومت کی اور میری بحیثیت وزیر خزانہ سب سے اہم ترجیح ہو گی۔

جناب سپیکر!

اب اخراجات کی طرف آتے ہیں:

- ہم اپنے اخراجات کو 618 ارب روپے تک محدود کر رہے ہیں، اس طرح اس سال ہمارے بجٹ میں تیس ارب روپے کا سرپلس ہوگا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں نہیں کوئی خاص فرق نہیں ہے، آپ کے پاس کاپی موجود ہے۔

وزیر خزانہ: اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے، بجٹ میں ہمیں اس رقم کی ضرورت نہیں۔ شاید ہمیں دراصل دگنا ڈیویلپمنٹ بجٹ چاہیئے لیکن آئی ایم ایف کے ساتھ Negotiation اور ملک کی مالی حالات اور پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے یہ سرپلس دکھانا ضروری ہے۔

- اس سال کے جاری اخراجات یا Current Expenditure 438 ارب روپے ہیں، کل اخراجات کا 70 فیصد حصہ صرف تنخواہوں اور پنشن کی کل لاگت 316 ارب روپے ہے جبکہ پچھلے سال یہ لاگت 271 ارب تھی، اس طرح یہ تقریباً سترہ فیصد اضافہ ہوا ہے، یاد رکھیں کہ 11-2010 میں یہ 87 ارب روپے تھی جو کہ بجٹ کا چالیس فیصد حصہ تھا، ابھی تقریباً 50 فیصد حصہ ہے۔

بجٹ کا تخمینہ 65 ارب ہے اور ضلع کی سطح پر نان سیلری بجٹ کا تخمینہ 23 ارب روپے ہے جو کہ کل ملا کر 88 ارب روپے بنتا ہے، پچھلے سال کے 73 ارب کے مقابلے میں یہ بجٹ 21 فیصد اضافہ ہے، یہ بات نہایت اہم ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں حکومت اپنے اخراجات کنٹرول کرنے کا سوچیں، اس پر ہم سال بھر میں کام کریں گے، اگر اخراجات کو 10 فیصد کم کیا جائے تو ترقیاتی کاموں کے لئے مزید 8 ارب روپے بچائے جا سکتے ہیں جس کی ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر!

- اس سال کے ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ 180 ارب روپے ہے جبکہ یہ یاد رہے کہ ہم نے 30 ارب اضافی بجٹ پیش کیا ہے یا 30 ارب کا سرپلس بھی ہے، پچھلے سال بجٹ کا اصل خرچہ ڈیویلپمنٹ بجٹ پر 148 ارب تھا، اس طرح یہ پچھلے سال کے اصل اخراجات سے تقریباً 21 فیصد اضافہ ہے۔

- ان 180 ارب روپے میں 109 ارب روپے ہمارے اپنے وسائل کے ہیں اور 71 ارب فارن پراجیکٹ اسسٹنس کے ہیں، اپنے وسائل میں 80 ارب روپے صوبائی اے ڈی پی یا Annual Development Program پر جبکہ 29 ارب روپے لوکل گورنمنٹ کے گرانٹس پر لگائے جائیں گے۔

- سالانہ صوبائی ترقیاتی بجٹ میں 1376 منصوبے شامل ہیں جن میں 1155 جاری اور 221 نئے منصوبے شامل ہیں۔
- ہم مالی حالات کو بہتر بنانے کی کوشش میں ہیں، اس لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 87 فیصد حصہ جاری منصوبوں کے لئے مختص کیا گیا ہے تاکہ جون تک اس حکومت کے نئے ایجنڈا کے Actually لئے فنڈز کی راہ ہموار ہو سکے۔

جناب سپیکر!

- پچھلی حکومت کو اس بات کا کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے صوبے کی ترقی کو ایک نئی جہت دی، یقیناً ترقیاتی منصوبوں کی اشد ضرورت ہے اور کاش ہم ان سب کو فنانس کر سکتے، زیادہ ترقی کے حصول کے لئے میں پھر دہراؤں گا کہ ہمیں اپنی آمدن میں اضافہ کرنا ہے، اخراجات کو کم کرنا ہے اور اپنے ترقیاتی نظام کو بہتر بنانا ہے، ہمیں اپنے Throw forward کو کم کرنا ہے جو کہ تقریباً چھ سال ہے، اس کے لئے ہم تمام ڈیپارٹمنٹس کا جامع جائزہ لیں گے تاکہ ہم پیسے کو زیادہ مؤثر انداز میں استعمال کر سکیں اور صرف ہونے والی زیادہ سے زیادہ رقم عام آدمی کی زندگی پر لگا سکیں۔

جناب سپیکر!

اب ہم اہم شعبوں کی تفصیلات میں جاتے ہیں۔

- تعلیم PTI کے لئے سب سے اہم شعبہ ہے، یہ ہمارے بچوں اور ہماری قوم کی مستقبل کا سوال ہے، خیبر پختونخوا تقریباً 167.3 ارب روپے تعلیم کے شعبہ پر خرچ کرے گا جو کہ کل بجٹ کا 27 فیصد سے بھی زائد ہے، 146.1 ارب روپے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے جبکہ 18.8 ارب روپے ہائر یا اعلیٰ تعلیم کے لئے جبکہ 2.4 ارب روپے ٹیکنیکل ایجوکیشن یا فنی تعلیم کے لئے مختص کئے گئے ہیں، گزشتہ سال تعلیم پر ہمارا کل خرچہ 131 روپے تھا، اس طرح ہم نے تعلیم کے بجٹ میں اس سال تقریباً 28 فیصد کا اضافہ کیا ہے۔
- ہمارے تعلیمی بجٹ کا تناسب صوبوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے، پنجاب کا 17 فیصد، سندھ کا 19 فیصد، بلوچستان کا 14 فیصد اور ہمارا 27 فیصد ہے۔ بجٹ تعلیم پر خرچ ہو رہا ہے سب سے زیادہ خیبر پختونخوا میں، یقیناً اس میں کافی بہتری آئی ہے مگر پھر بھی، ابھی بھی بہت کچھ کرنے کی گنجائش ہے، اس کے لئے چاہیئے آمدنی میں اضافہ۔

- اس صوبے میں تقریباً دو لاکھ ٹیچرز ہیں جن پر ہم تقریباً 100 ارب روپے کے قریب سالانہ خرچہ کرتے ہیں، اگرچہ یہ ہمارے ترقیاتی بجٹ میں شمار نہیں ہوتا مگر پھر بھی یہ ہمارے بجٹ کا شاید سب سے بڑا اور اہم ترقیاتی جز ہے۔
- اے ڈی پی میں 21 ارب روپے تعلیمی منصوبوں پر خرچ کئے جا رہے ہیں جس میں 9 ارب 60 کروڑ روپے سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے مختص ہیں، دیگر اہم منصوبوں میں سیکنڈری سکولوں کی طالبات کے لئے وظائف اور صوبے میں نئے سکولوں کی تعمیر اور اپ گریڈیشن شامل ہیں۔
- اگلے چند دنوں میں ہم 2018-23 کا تعلیمی خاکہ بھی پیش کریں گے جس میں آپ دیکھیں گے کہ اگلے پانچ سالوں میں ہمارا بنیادی ہدف کوالٹی کو یقینی بنانا ہو گا، ہماری اصل منزل سکولوں کی تعمیر نہیں بلکہ صوبے کے تیس ہزار سکولوں میں ہر ایک کو صحیح معنوں میں علم کا ایک ایسا مرکز بنانا ہے جس پر لوگوں کا اعتماد بھی ہو فخر بھی ہو۔

جناب سپیکر!

اب ہم صحت کے بارے میں بات کرتے ہیں جو کہ ہمارا ایک اور ترجیحی شعبہ ہے۔

- صوبہ خیبر پختونخوا صحت پر تقریباً 78.7 ارب روپے خرچ کرے گا جو کہ بجٹ کا تقریباً 13 فیصد حصہ ہے، گزشتہ سال ہم نے صحت کے لئے 69 ارب روپے مختص کئے جس میں سے 65 ارب روپے خرچ ہوئے اس طرح اس سال کا بجٹ گزشتہ سال کے اخراجات سے 21 فیصد زیادہ ہے۔
- صحت کے شعبے میں بھی ہمارے اعداد و شمار دوسرے صوبوں سے بہتر ہیں، ہم صحت پر صوبے کا 2 فیصد GDP سے زائد خرچ کرتے ہیں جبکہ پاکستان کی اوسط تقریباً 1 فیصد ہے، تاہم یہ بھی کافی نہیں ہے اور زیادہ کرنے کے لئے آمدنی میں یہاں بھی اضافہ چاہیئے، صحت کا اے ڈی پی تقریباً 11.9 ارب روپے ہے، اہم منصوبوں، صحت انصاف پروگرام میں توسیع EPI, Lady Health Workers, MNCH اور Nutrition کے پروگراموں کو مربوط بنانا، تمام صوبے میں DHQs اور THQs کی Standardization اور مختلف مراکز صحت، صحت کی تعمیر، بہتری اور اپ گریڈیشن شامل ہیں۔ مزید یہ کہ یہاں بھی ہم اپنے 100 دن کے ایجنڈا کے تحت ایک ایسا منصوبہ دیں گے جو کہ صوبے کے آٹھ سو سے زائد بی ایچ یوز میں سے ہر ایک میں یکساں اور بہتر سروس ڈیلیوری یقینی بنا سکے، تاکہ جو سرمایہ کاری ہم نے ڈاکٹرز کی بھرتی اور مراکز صحت کو بہتر بنانے میں کی اس سے عوام پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب سپیکر!

اب میں ایوان کے سامنے چند محکموں پر خرچ ہونے والی رقوم کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں جن کی تفصیلات بجٹ کی کتابوں میں موجود ہیں۔

- امن و امان اور انصاف کے حصول کے لئے جس میں پولیس، محکمہ داخلہ، جیل خانہ جات اور عدلیہ شامل ہیں، پچھلے سال مختص شدہ 54.5 ارب روپے کے مقابلے میں اس سال ہم نے 62.5 ارب روپے مختص کئے، قانون کی بالادستی کے لئے محکمہ داخلہ نے ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے، ہمارا رول آف لاء پروگرام ہے، سول مقدمات کو جلدی سے نمٹانے کے لئے قانون کے نفاذ میں محکمہ قانون، عدلیہ کی ہر قسم کی مدد اور حمایت کرے گی، محکمہ پولیس میں تھانوں کی بنیاد پر بجٹ کی فراہمی کے علاوہ پورے پختونخوا میں جدید طرز پر نئے تھانے قائم کئے جائیں گے، ٹریفک وارڈن پولیس سسٹم کو ایبٹ آباد، سوات اور مردان تک توسیع دی جائے گی اور پولیسنگ میں شفافیت کے لئے ٹیکنالوجی کے استعمال میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا۔
- ٹرانسپورٹ سیکٹر کے لئے کل 39.6 ارب روپے مختص کئے گئے جس میں 39 ارب روپے ترقیاتی کاموں اور بی آر ٹی کی تکمیل پر خرچ ہوں گے جو کہ ایک مثالی منصوبہ بھی ہے اور جس سے یقیناً پشاور کے عوام کو سہولت ملے گی، معیشت کو فروغ حاصل ہوگا اور یہ بی آر ٹی شہر کی ترقی میں ایک بنیادی کردار ادا کرے گا۔
- پختونخوا کی لوکل گورنمنٹ سسٹم کے لئے 29.3 ارب روپے کی گرانٹ مختص کی گئی ہے، اس سال ہم لوکل گورنمنٹ سسٹم کو بہتر کریں گے اور اس کو قبائلی اضلاع تک توسیع دیں گے۔ اس کے علاوہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ 4.8 ارب روپے کے حجم تک ترقیاتی منصوبے مکمل کرے گا جس میں ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز کی خوبصورتی، میونسپل سروسز اور پانی کی فراہمی شامل ہے۔
- زراعت، ماہی گیری، آبپاشی اور توانائی کے لئے کل 24.2 ارب رکھے گئے ہیں جس میں سے 12 ارب روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوں گے، اس میں بڑے منصوبے پیہور ہائی لیول کینال صوابی کی توسیع پر تین ارب روپے اور 1.5 ارب روپے گومل زام ڈیم کی ترقی پر خرچ ہوں گے، ایک خطیر رقم نہروں کی بہتری اور پختگی میں بھی استعمال ہوگی۔

- سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے لئے اور مرمت کے لئے 17.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں، اس سال ہم سوات ایکسپریس وے کو بھی ان شاء اللہ مکمل کریں گے جس سے ملاکنڈ ڈویژن کی معیشت اور سیکورٹی میں بہتری کے علاوہ خیبر پختونخوا کی سیاحت اور معیشت میں بھی ان شاء اللہ بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر!

- پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے کل 9.2 ارب روپے رکھے گئے ہیں جس میں سے 3.4 ارب روپے ترقیاتی بجٹ ہے، ترقیاتی منصوبوں کا بنیادی مقصد تمام صوبے میں صاف پانی کی فراہمی، تاکہ ہر شہری کو پینے کا صاف پانی کی دستیابی یقینی بنایا جاسکے۔ محکمہ ماحولیات اور جنگلات کے لئے بھی ریکارڈ رقم 6.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں، اربن ڈیویلپمنٹ کے لئے 4.1 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں نادرن رینگ روڈ پشاور اور WSSCs کو گرانٹ کی فراہمی اور مردان، سوات اور دیر میں زیر تعمیر بس ٹرمینلز بھی شامل ہیں۔
- انرجی اور پاور سیکٹر کا بجٹ چار گنا اضافے کے ساتھ 4.1 ارب روپے کر دیا گیا ہے جس میں 3.8 ارب دریاؤں اور نہروں پر منی اور مائیکرو ہائیڈرو پاور منصوبوں کی تکمیل، آٹھ ہزار سکولوں اور 187 بی ایچ یوز کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے پر خرچ ہوں گے جبکہ باقی رقم صوبے میں تیل اور گیس کے ذخائر کی تلاش اور کرک میں پیٹرولیم انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے لئے زمین کی خریداری کے لئے استعمال ہو گی۔
- محکمہ کھیل سپورٹس، ثقافت اور سیاحت کے لئے 3.5 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے، سیاحت صوبے کی معیشت کے لئے ایک اہم ستون ہے، اس لئے اس سیکٹر میں آپ کو ہمارے منصوبہ جات کی تفصیل اگلے چند مہینوں میں نظر آنا شروع ہو جائے گی، نوجوان پاکستانی اس ملک کی ترقی کا حقیقی سرمایہ ہیں KP Impact Challenge جیسی سکیم کی کامیابی اور توسیع اور ان کے لئے صوبے بھر میں کھیلوں کی سہولیات میں توسیع، ترقیاتی ایجنڈا کا ایک اور اہم جز ہے۔
- سوشل ویلفیئر، خواتین کی ترقی، خصوصی تعلیم، بہبود آبادی، زکواۃ اور عشر اوقاف، مذہبی اور اقلیتی امور اور حج کے لئے 13.9 ارب روپے کی رقم مختص ہے، ان سیکٹرز میں، انفراسٹرکچر کے منصوبوں کے علاوہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے ایک ترقیاتی سکیم کا اجراء کرنے کی تجویز ہے جو کہ ہمارے سو دن پلان کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ معاشرے کے خصوصی افراد کو بھی صحت انصاف کارڈ تک رسائی دی جائے

گی۔ دوسرے اہم محکمے جن میں صنعت، معدنیات، آئی ٹی اور ایکسائز اور ٹیکسیشن شامل ہیں، ان کے لئے مجموعی طور پر 5.4 ارب کی رقم مختص کی گئی ہے۔

صوبے کی صنعتی پالیسی کو ترجیحی بنیادوں پر عملی جامہ پہنانے کے لئے کام ہو رہا ہے جس میں ہم پرائیویٹ سیکٹر سے بھی مشورہ لیں گے، اس طرح ہمارے اپنے معدنی ذخائر سے فائدہ اٹھانے کے لئے پالیسی پر بھی کام ہو رہا ہے بشمول ان علاقوں کے جو قبائلی علاقوں کا حصہ ہیں، ہم نے اپنے معدنی ذخائر پہ کام کرنا ہے۔

- آئی ٹی ہمارے صوبے کی ترقی کے لئے ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور کر سکتا ہے، ان شاء اللہ پانچ سال میں اس صوبے میں فائل نام کی چیز نہیں ہو گی، آئی ٹی کو استعمال کر کے Citizen Facilitation Feedback بہتر کرنے کے لئے کرپشن کم کرنے کے لئے اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے مختلف منصوبے اس سال کی بجٹ میں شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

اب میں کچھ باتیں خیبر پختونخوا میں شامل قبائلی اضلاع کے بارے بھی کہنا چاہوں گا۔

- اس بجٹ میں قبائلی اضلاع شامل نہیں ہیں کیونکہ ان علاقوں کے لئے وفاقی حکومت پہلے ہی بجٹ بنا چکی تھی، ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ اگلا سال وہ پہلا سال ہو گا جب یہ اسمبلی پورے خیبر پختونخوا کا بجٹ منظور کرے گی۔
- ہماری حکومت قبائلی اضلاع کو بہتر طور پر صوبے میں شامل کرنے کے لئے انتہائی سنجیدہ ہے، یہ انضمام جو شاید مشرقی اور مغربی جرمنی کے انضمام کے بعد پوری دنیا میں سب سے اہم انضمام ہو، پاکستان کے لئے آج شاید سب سے بڑا چیلنج ہے اور یہ صرف پختونخوا کے لئے چیلنج نہیں بلکہ پورے پاکستان کے لئے چیلنج اور ذمہ داری بھی ہے، اس لئے میں وفاقی حکومت سے اور دیگر صوبائی حکومتوں کو بھی یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ ان قبائلی اضلاع کی تعمیر و ترقی کے لئے این ایف سی میں 3% حصہ مختص کرنے کا وعدہ پورا کریں اور مجھے یقین ہے کہ تمام ایوان اس میں میرا ہم آواز ہو گا۔
- ان اضلاع سے متعلق محکموں اور وسائل کی منتقلی کے بارے میں وفاقی حکومت کے ساتھ تفصیلی مشاورت جاری ہے، جیسے ہی مالی اختیارات کی منتقلی مکمل ہوتی ہے، یہ صوبہ تیار ہے کہ وہ ان قبائلی اضلاع کے لئے معاشی اور معاشرتی ترقی کے منصوبے پر عمل Immediately شروع کرے۔

جناب سپیکر!

- آخر میں، میں اسی بات کو دہراؤں گا جس سے شروعات کی تھی کہ ملک کی اقتصادی صورتحال بھی غیر معمولی ہے اور نہ ہی یہ بجٹ بھی اس صوبے کے لئے عام بجٹ ہے۔
- تاہم ہمیں اس کا بخوبی احساس بھی ہے اور اس صوبے اور ملک کی قسمت کو بدلنے کا ارادہ بھی۔
- آپ مجھے بتائیں کہ آپ چاہتے ہیں کہ پختونخوا ایسا ہو جہاں ہر سکول علم کا مرکز ہو، جہاں ہر ہسپتال مریضوں کا صحیح علاج کرے، ایسا پختونخوا جہاں بجلی تمام گھروں اور تمام انڈسٹریز کو چوبیس گھنٹے مہیا ہو، یہاں ساڑھے تین کروڑ عوام کے لئے پینے کا صاف پانی ایک ایک بندے کے لئے موجود ہو، کیا ہم ایسا صوبہ چاہیتے ہیں جہاں خوشحالی اور امن وامان ہو، جہاں صنعتیں اور بڑے بڑے پراجیکٹس ایک نہیں، بے شمار ہو رہے ہوں، چترال سے ڈی آئی خان تک اور باجوڑ سے وزیرستان تک ہر جگہ ترقی ہو، ایسا صوبہ جہاں نوکری کے لئے کسی کو ایم پی اے کے لئے نہ جانا پڑے اور جہاں ہمارے نوجوانوں کی منزل ایک کلاس فور کی نوکری نہ ہو۔

(تالیاں)

- پچھلے پانچ سالوں میں ہم نے اس ویژن کی طرف کوشش بھی کی اور بہت کام بھی کیا، ہمیں کافی حد تک کامیابی بھی ملی لیکن ہمیں ابھی بھی بہت کچھ کرنا ہے، آج کا دن اس سفر کا آغاز ہے اور ابھی منزل بہت دور ہے۔
- اگر ہم نے اس ویژن کو حاصل کرنا ہے تو ہمیں شاید اپنا ڈیویلپمنٹل بجٹ ان پانچ سالوں میں دگنا کرنا چاہیئے اور اس پر اور بھی سوچنا چاہیئے کہ پیسہ اور بھی کیسے بہتر استعمال کریں۔

کسی نے خوب کہا ہے، چونکہ Quote انگریزی میں ہے، میں پہلے انگریزی میں کہہ دوں گا:

"Human progress is neither automatic nor inevitable. Every step toward the goal of justice requires sacrifice, suffering, and struggle; the tireless exertions and passionate concern of dedicated individuals"

- انسانی ترقی خود بخود نہیں ہوتی، قربانی جدوجہد، انتھک محنت، جوش وجذبے یہ سب کچھ ہوگا تو ہوگی۔

- آئیں ہم سب سیاستدان، بیورکریٹس، ججز، Citizens، وہ جوش وجذبہ دکھائیں، ہم اپنا نہیں بلکہ پختونخوا کا سوچیں، لوگوں کے اجتماعی بھلا کا سوچیں، ہمارے وسائل محدود ہیں لیکن ہمارا Potential، ہمارا جذبہ نہیں، آئیں اس Potential کا استعمال کریں، اس کو Realize کریں۔
- میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ہم نے یہ کیا تو ہم اس خوبصورت صوبے کو وہ ترقی دیں گے گورنمنٹ اور اپوزیشن مل کے جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ ہمیں سخت فیصلے تو کرنے ہوں گے لیکن اس کا پھل بھی ان شاء اللہ ہمیں ملے گا، اگر ہم نے یہ کیا تو ہم شاید وزیراعظم پاکستان عمران خان کا وژن کہ پاکستان ریاست مدینہ کے راستے پر لے جائیں، ہم اس میں بھی ان شاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ (تالیاں) مجھے غور سے سننے کا بہت بہت شکریہ اور ان الفاظ کے ساتھ اس بجٹ کو اس ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

☆ پاکستان زندہ باد ☆

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، منسٹر فنانس کا شکریہ۔

فنانس بل مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Now honorable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2018.

<u>Minister for Finance</u>: Mr. Speaker! I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa Finance Bill, 2018-19 on the table.

<u>Mr. Speaker</u>: The Bill stands introduced. Now I request to the Finance Minister after taking water, please present the Supplementary Budget 2017-18.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2017-18 کا پیش کیا جانا

<u>وزیر خزانہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر!

آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں اس طرح کے ایک طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کے کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کسی نئی مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کے لئے درکار رقم فوری طور پر مہیا کی جائے گی، تاہم بعد میں باضابطہ طور پر اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ ضمنی بجٹ کے اعداد و شمار پیش کرنے سے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ چونکہ اس بار ضمنی بجٹ ایک ایسے وقت پر پیش کیا جارہا ہے جب سال 2017-18 کے 30 جون تک کے حقیقی اخراجات کی تفصیلات دستیاب ہیں، اس لئے گزشتہ سالوں کے برعکس 2017-18 کا ضمنی بجٹ 2017-18 کے اصل پیش کردہ بجٹ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے فرق Difference کی بجائے 30 جون 2018 تک کے حقیقی اخراجات یعنی Actual Expenditure پر بنایا اور پیش کیا جارہا ہے۔

3۔ ان حقائق کی روشنی میں اب میں مالی سال 2017-18 کا 23 ارب 17 کروڑ 65 لاکھ 92 ہزار 7 سو 50 روپے کا ضمنی بجٹ پیش کررہا ہوں۔

4۔ مالی سال 2017-18 کا بجٹ پیش کرتے وقت اخراجات جاریہ کے تخمینہ 388 ارب روپے لگایا گیا تھا، نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم تقریباً 389 ارب ہو گئی ہے، تاہم بعض جگہوں میں مختص شدہ رقم سے زائد رقم خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر نئی چیزوں کے لئے رقم مختص کی گئی جس کی وجہ سے اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم تقریباً 6.98 ارب روپے کا ہے جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

جناب سپیکر!

5۔ ضمنی بجٹ پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتا ہوں:

ا۔ صوبائی ملازمین کو ایڈہاک ریلیف 2017 کی مد میں تقریباً 3.9 ارب روپے بطور سپلیمنٹری جاری کئے گئے جس کا زیادہ حصہ مختلف محکموں کے بجٹ 2017-18 میں موجود بچت سے پورا کیا گیا۔

۲۔ صوبائی اسمبلی کو تنخواہ اور الاؤنسز وغیرہ کی مد میں 17.3 لاکھ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۳۔ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کو نئی آسامیوں کی تخلیق، تنخواہوں اور الاؤنسز، گاڑیوں، فرنیچر، کمپیوٹر، 'ایکویپمنٹ' کی خریداری، ٹریننگ، POL، عمارات کی مرمت و دیکھ بھال، یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی، گرانٹس اور دیگر اخراجات پوری کرنے کے لئے تقریباً 1.4 ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۴۔ محکمہ صحت میں مختلف ہسپتالوں کے لئے مشینری اور آلات کی خریداری کی مد میں تقریباً 81.8 کروڑ روپے جاری کئے گئے۔

۵۔ محکمہ پبلک ہیلتھ اور انجینئر نگ کو تنخواہوں اور الاؤنسز اور بجلی کے بل، LPR اور مشینری اور آلات کی مرمت کی مد میں تقریباً 40.1 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۶۔ محکمہ جنگلات کو تنخواہوں اور دیگر ضروریات کو پوری کرنے کے لئے تقریباً 8.1 کروڑ روپے اضافی جاری کئے گئے۔

۷۔ محکمہ آبپاشی کو تنخواہوں، الاؤنسز، ایل پی آر، بجلی بل کی ادائیگی اور آبپاشی چینلز کی مرمت و دیکھ بھال اور دیگر ضروریات کی مد میں تقریباً 50.7 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۸۔ سٹیشنری اور پرنٹنگ کو تنخواہوں الاؤنسز اور پلانٹ اینڈ مشینری کی خریداری کی مد میں تقریباً 2.2 کروڑ روپے جاری کئے گئے۔

۹۔ جولائی 2017 سے پنشن اضافہ اور پنشن کی ادائیگی کی مد میں تقریباً 3.3 ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۱۰۔ محکمہ اوقاف، مذہبی، اقلیتی اور حج امور کو گرانٹس اور تنخواہ اور الاؤنسز اور دیگر ضروریات کی مد میں تقریباً 5.9 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۱۱۔ محکمہ توانائی اور برقیات کو تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں تقریباً 66 لاکھ روپے اضافی جاری کئے گئے۔

۱۲۔ مرکزی حکومت کے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے 40 کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی۔

جناب سپیکر!

6۔ میں نے جو تفصیلات پیش کی ہیں ان کی روشنی میں مختلف گرانٹس کے لئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنے پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

7۔ اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں، مالی سال 18-2017 کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 126 ارب روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 134.6 ارب روپے ہو گیا، اس طرح ترقیاتی بجٹ میں تقریباً 8.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا، تاہم تقریباً 16.2 ارب روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ پیش کیا جاتا ہے، کیونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کے لئے ہمارے بجٹ سے ماسوا تقریباً 3.1 ارب روپے فنڈز فراہم کئے گئے یا کچھ سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے اضافی رقوم فراہم کیں جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

- وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کے لئے موصول شدہ رقم 3.1 ارب روپے
- صوبائی سکیموں کو مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کے لئے اضافی رقم تقریباً 1.3 ارب روپے۔

جناب سپیکر!

8۔ آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

01	اخراجات جاریہ	تقریباً 6.98 ارب روپے
02	ترقیاتی اخراجات	تقریباً 16.2 ارب روپے
	کل	تقریباً 23.18 ارب روپے

جناب سپیکر!

9۔ میری گزارشات تحمل سے سننے کے لئے میں آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆ پاکستان زندہ باد ☆

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Annual and Supplementary Budgets stands presented. The sitting is adjourned till 10:00 am, Thursday, the 18th October, 2018.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 18 اکتوبر 2018ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری/ رکنیت

[آرٹیکل 65 اور 127]

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،..............................، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]